REGD NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۱۰ | ۳۰ تبوک ۱۳۳۵ھش ۳۰ ستمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۲۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۹ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

"صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

صاحبزادی امۃ الباسط بیگم سلمہا کی علالت

صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ سلمہا تاحال بیمار ہیں اور ہیمبرگ (جرمنی) میں زیر علاج ہیں۔ ابھی تک کوئی نمایاں افاقہ محسوس نہیں ہوتا۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

موجودہ فتنہ کے تعلق میں ایک اور اعتراض کا جواب

کیا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے آئندہ خلافت کے متعلق کوئی خاص اشارے کئے ہیں؟

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی ربوہ

اس وقت جو فتنہ اٹھا ہوا ہے جسے بعض اندرونی منافقوں نے برپا کیا اور بعض بیرونی فتنہ پردازوں نے ہوا دی ہے۔ اس کے متعلق جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ اصل اور حقیقی اعتراض جو کئے جا رہے ہیں وہ صرف دو ہیں جنہیں آڑ بنا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بزعم خود بدنام کرنے اور جماعت میں انتشار پیدا کرنے کی ناپاک کوشش کی جا رہی ہے ان دو اعتراضوں میں سے پہلا اعتراض تو یہ ہے کہ نعوذ باللہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حالیہ اعلانات اور خطبات وغیرہ میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ہتک کی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرب ترین صحابی اور جماعت کے خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی تحقیر اور تذلیل کے مرتکب ہوئے ہیں دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حالیہ اعلانات وغیرہ میں آئندہ خلافت کے متعلق بعض ایسے اشارات کئے ہیں جن میں نعوذ باللہ ایک طرف ایک مخصوص فرد کو آگے لانے اور جماعت کی رائے کو اس کے حق میں ہموار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور دوسری طرف بعض دوسرے افراد کو پیچھے ڈالنے اور جماعت کی توجہ کو ان کی طرف سے ہٹانے کی سعی کا رنگ نظر آتا ہے اور یہ بات خلاف تقویٰ ہونے کے علاوہ اسلامی خلافت کے جمہوری تنظیم میں ناواجب رخنہ اندازی کے مترادف بھی ہے۔

ان دو اعتراضوں میں سے پہلے اعتراض کا جواب تو یہ خاکسار چند دن ہوئے الفضل میں شائع کرا چکا ہے۔ جہاں میں نے مختصر مگر پختہ دلائل سے ثابت کیا ہے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ہرگز کوئی تذلیل نہیں کی گئی بلکہ جو کچھ کہا گیا ہے صرف اصولی رنگ میں اسلام اور احمدیت کی تعلیم کی روشنی میں خالصۃً نیک نیتی کے ساتھ کہا گیا ہے ورنہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور مبائعین کی ساری جماعت میں بلا استثناء حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے بلند مقام اور آپکی ارفع شان خلافت حقہ کی پوری طرح قائل اور معترف ہے میرا یہ شائع شدہ مضمون گو مجمل اور مختصر ہے مگر میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ وہ صاف دل لوگوں کے لئے انشاء اللہ تسلی کا موجب ہوگا

اس کے بعد ذیل کے مختصر نوٹ میں دوسرے اعتراض کا جواب دیا جاتا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف اسی طرح کے بہتان عظیم کا رنگ رکھتا ہے۔ جو پہلے اعتراض میں مضمر ہے۔ لیکن اصل اعتراض کا جواب دینے سے قبل ایک اصولی بات کا بیان کر دینا ضروری ہے جو اسلامی نظام خلافت اور مسئلہ خلافت کے فلسفہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ کیونکہ اسکے بغیر اس اعتراض کا جواب پوری طرح سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ سو جاننا چاہیئے کہ جیسا کہ ہماری طرف سے بار بار اظہار کیا جا چکا ہے قرآن و حدیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں جماعت مبائعین کا یہ قطعی عقیدہ اور پختہ ایمان ہے۔ کہ گو بظاہر خلیفہ کا انتخاب مومنوں کی رائے سے ہوتا ہے۔ مگر دراصل اس معاملہ میں تقدیر خدا کی چلتی ہے جو مومنوں کے دلوں پر تصرف فرما کر خلافت کے اہل شخص کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جہاں جہاں بھی خلافت کا ذکر کیا ہے (اور یہ ذکر بارہ جگہ پر آتا ہے) وہاں لازماً بلا استثناء خلافت کے نظام کو اپنی خاص مشیت کی طرف منسوب فرمایا ہے۔ اور ہر جگہ صراحت فرمائی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور یہی صراحت بدرجہ اتم سورۃ نور کی آیت استخلاف میں درج ہے جہاں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے ساتھ اسی قسم کی خلافت کا وعدہ فرمایا ہے جس طرح کہ ان سے پہلے بنی اسرائیل میں قائم کی گئی تھی۔

الغرض ہمارے عقیدہ کے مطابق خلافت ایک بڑا عجیب و غریب نظام ہے جس میں بظاہر مومنوں کی زبان چلتی ہے۔ مگر حقیقۃً تقدیر خدا کی کام کرتی ہے۔ اسی کی طرف بخاری کی یہ صحیح حدیث اشارہ کرتی ہے۔ جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یابی اللّٰہ ویدفع المومنون یعنی "میرے بعد خدا تعالیٰ ابوبکرؓ کے سوا کسی اور کی خلافت پر راضی نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی مومنوں کی جماعت کسی اور کے ہاتھ پر جمع ہوگی"۔ یہ لطیف حدیث جس میں خلافت کا ایک عجیب و غریب مرکب نظریہ بیان کیا گیا ہے اسلامی خلافت کے فلسفہ کی جان ہے اور اسی کی طرف

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

قافلہ قادیان کے متعلق نہایت ضروری اعلان

حکومت ہندوستان نے مقررہ تاریخوں میں قافلہ کی اجازت نہیں دی

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی

ابھی ابھی ہوم سیکرٹری حکومت مغربی پاکستان لاہور کی طرف سے تار موصول ہوئی ہے کہ حکومت ہندوستان نے مجوزہ تاریخوں میں قافلہ قادیان کی اجازت دینے سے اس بنا پر انکار کر دیا ہے کہ یہ دن دسہرہ کے تہوار کے دن ہیں۔ اس بنا پر ہوم سیکرٹری صاحب نے تار میں لکھا ہے کہ کوئی اور مناسب تاریخیں تجویز کر کے درخواست دی جائے اور کافی وقت پہلے سے اطلاع دی جائے۔ لہذا دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ فی الحال قافلہ کی موجودہ تاریخوں کو منسوخ سمجھیں۔ اس کے بعد جو تاریخیں مقرر ہوں گی۔ اس کا اخبار کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے گا۔ میں قادیان کے دوستوں کو بھی تار کے ذریعہ اطلاع دے رہا ہوں۔ اور انہیں یہ بھی لکھ رہا ہوں۔ کہ اگر ان کے لئے ممکن ہو تو حکومت ہندوستان کے افسروں کو تحریک کر کے ان تاریخوں کو بحال کرانے کی کوشش کریں۔ لیکن فی الحال قافلہ کے متعلق وہی صورت سمجھی جائے۔ جو اوپر درج کی گئی ہے۔ فقط والسلام

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۹-۹

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ اے ایل۔ ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۶ء

"پیغام صلح" کی صفائی

پیغام صلح نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۵۶ء میں اور اس سے پہلے بھی مکرم محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کے بیان کردہ حقائق پر اندھیرا ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ پانی پتی صاحب نے پیغام صلح کی اس تعلی کے جواب میں "پیغامیوں" کے مصدقہ حالات بیان کئے تھے۔ کہ "ناپاک سازشیں احمدیوں میں چلتی ہیں۔ پیغامیوں میں نہیں ہوتیں"۔ پیغام صلح نے ان حقائق کو جتنا چھپانے کی کوشش کی ہے۔ اتنے ہی وہ اور بھی روشن ہوگئے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم نے کئی بار پہلے بھی عرض کیا ہے۔ پیغامیوں کی کوئی باقاعدہ تنظیم نہیں ہے۔ نہ کوئی اصول ہیں۔ بلکہ محض کبھی کبھی بعض اقتصادی مفادات کے لئے سمجھوتہ کر لیا جاتا ہے۔ ورنہ جن لوگوں کو "پیغامی" کہا جاتا ہے۔ وہ ہر ایک اپنی جگہ بالکل آزاد ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہاں تک کہ ان میں سے بہت سے ایسے لوگ ہیں۔ جو چندہ بھی نہیں دینا چاہتے۔ اور اپنی مرضی سے اس کو خرچ کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر غلام محمد صاحب کی اپیل سے ظاہر ہے۔ جس کا حوالہ ہم پہلے دے چکے ہیں۔ ذیل میں ایک اور حوالہ ملاحظہ ہو:۔

"چک ۸۱ جنوبی سرگودھا سے اس ہفتہ چودھری محمد اکبر صاحب زمیندار حضرت امیر ایدہ اللہ کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔۔۔ چودھری صاحب نے جماعت کے ساتھ مل کر کام کرنے اور جماعت کی تنظیم و استحکام کے لئے پوری کوشش کرنے کا اقرار کیا۔ اپنا چندہ بھی انجمن کے خزانہ میں بھیجنے کا انہوں نے عہد کیا"۔ (پیغام صلح ۲۶ ستمبر ۱۹۵۶ء)

یہ خود رائی اس گروہ میں آج سے نہیں ہے۔ بلکہ شروع ہی سے ہے۔ اور ان لوگوں کے درمیان صرف ایک قدر مشترک ہے۔ اور وہ ہے نظام سے بغاوت۔ گویا "پیغامی" ان لوگوں کے مجموعے کا نام ہے۔ جنہوں نے شروع ہی سے خود رائی اور نظام سے بغاوت کو اپنا طرۂ امتیاز بنا رکھا ہے۔ یہ لوگ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہی ایسے چلے آتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے زمانہ میں تو کھل کر سامنے آگئے۔ اور پھر آپ کی وفات کے بعد تو انہوں نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد ہی الگ بنالی۔ الغرض شروع ہی سے یہ لوگ طبعاً خود رائے انتشار پسند اور باغی واقعہ ہوئے ہیں۔ خواجہ کمال الدین صاحب کا بطور خود ووکنگ مشن قائم کرنا۔ میاں محمد صاحب رئیس لائل پور کا لاہور ہی میں الگ اڈا بنا لینا وغیرہ وغیرہ اس کی بیّن مثالیں ہیں۔

یہ صفت ان کو اتنی دل پسند ہے۔ کہ جب ان کی طبع کا کوئی فرد نظام احمدیت سے بغاوت کرتا ہے۔ تو یہ لوگ اسے ہاتھوں ہاتھ لینے کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔ چنانچہ "پیغام صلح" نے پانی پتی صاحب کے ایک چشم دید واقعہ کی کہ جناب مدثر شاہ صاحب "مباہلہ" کے اشتہارات تقسیم کر رہے تھے۔ اس طرح توجیہہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ لکھتا ہے۔

"ایک اور بڑا مغالطہ پانی پتی صاحب نے یہ دینا چاہا ہے۔ کہ جماعت لاہور میں بھی اندرونی اور بیرونی سازشوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ بیرونی سازشوں کے ثبوت میں انہوں نے یہ بتایا ہے۔ کہ ۱۹۲۸ء میں میر مدثر شاہ صاحب مرحوم احمدیہ بلڈنگس کے مہمان خانہ میں مباہلہ والوں کے اشتہارات تقسیم کرتے تھے۔ ہم حیران ہیں کہ اس کو "سازش" کا نام کیونکر دیا جا سکتا ہے۔ "سازش" تب ہوتی۔ کہ خفیہ خفیہ کچھ میاں صاحب کے خلاف ریشہ دوانیاں کی جاتیں۔ مباہلہ والے اپنے اشتہارات عام طور پر خود تقسیم کرتے رہتے تھے۔ اگر میر مدثر شاہ صاحب کو انہوں نے کچھ اشتہارات دیئے۔ اور انہوں نے آگے لوگوں کو دے دیئے۔ تو اس میں سازش کونسی ہوگئی"۔ (پیغام صلح ۲۶ ستمبر)

"پیغام صلح" لکھتا ہے کہ یہ سازش کیسے ہوگئی۔ پتہ نہیں اس کے خیال میں سازش کا کیا تصور ہے

"پیغامیوں" کی شروع ہی سے ایک اور خصوصیت بھی چلی آئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ گمنام ٹریکٹ شائع کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ وہ ٹریکٹ پیغامیوں کے خیالات کا آئینہ ہوتے ہیں۔ مگر جب کبھی ان کا ذکر ہو۔ تو یا تو صاف انکار کر دیتے ہیں۔ اور یا "انصار اللہ" کے سر منڈھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک معمولی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ کوئی فرد یا گروہ اپنے خیالات کے خلاف پراپیگنڈا نہیں کر سکتا۔ اور محض دوسروں پر الزام لگانے کے لئے کہ ان کے خیالات کیسے ہیں۔ وہ عوام یا جماعت کے روبرو اپنے عقائد یا خصائل کی تحقیر کرنا پسند نہیں کر سکتا۔ مگر "پیغامی" تمام دنیا کو بیوقوف بنانے کے لئے ہمیشہ یہی عذر پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسے فریب کسے جو تار عنکبوت سے بھی زیادہ بودا ہے۔ دنیا دھوکا نہیں کھا سکتی۔ چنانچہ ٹریکٹ "اعلان حق" جو پیغامیوں کے اکابر کے خیالات کا آئینہ دار ہے۔ اور ان کی زندگیوں اور سرگرمیوں کی ہو بہو تصویر ہے۔ اور حالانکہ اس کی تائید "کھلی چٹھی بنام انصار اللہ" میں خود پیغام صلح "نے کی تھی۔ اس سے بھی کبھی کبھی منکر ہو جاتے ہیں۔

پانی پتی صاحب نے اپنے مضمون میں ایک اور ٹریکٹ کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کے حوالے دیئے ہیں۔ جس میں مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے اپنے سابقہ مولوی صدر الدین صاحب کے خوشگوار تعلقات کا اظہار فرمایا ہے۔ ذرا اس ٹریکٹ کے متعلق بھی "پیغام صلح" کی تصریح ملاحظہ ہو:۔

"رہی ہماری اندرونی سازش" اس کے ثبوت میں پانی پتی صاحب نے ایک گمنام ٹریکٹ "میری زندگی کا ایک تاریک ورق" میں سے کچھ عبارات نقل کی ہیں۔ اور یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ حضرت مولانا صدر الدین صاحب ایدہ اللہ حضرت امیر مرحوم کے خلاف سازش کیا کرتے تھے۔ پانی پتی صاحب کو یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس ٹریکٹ پر جس شخص کا نام بطور ناشر کے لکھا ہے۔ اس کا یہ اعلان آج سے دو سال پہلے چھپ چکا ہے۔ کہ:۔

"ایک مطبوعہ پمفلٹ بنام "حضرت امیر مرحوم کی دکھ بھری داستان" کچھ دنوں سے تقسیم کیا جا رہا ہے۔ جس پر میرا نام بطور پرنٹر اور پبلشر درج ہے۔ اس سے دوستوں کو میرے متعلق غلط فہمی پیدا ہو رہی ہے۔ کہ فی الواقعہ میں نے ہی وہ ٹریکٹ چھپوا کر شائع کیا ہے۔ یہ سراسر غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مجھے اس ٹریکٹ کے چھپنے کے بعد علم ہوا۔ کہ اس پر میرا نام بطور پرنٹر پبلشر لکھا گیا ہے۔ اور میں نے اسی وقت حضرت امیر قوم مولانا صدر الدین صاحب کی خدمت میں لکھ بھیجا کہ پمفلٹ کی طباعت میں میرا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ اور میرا نام میری اجازت اور علم کے بغیر اس پر درج کیا گیا ہے۔ ....

..... خاکسار عبد الوہاب ۵۴/۲/۱۶ (پیغام صلح ۱۷ فروری ۱۹۵۴ء)

یہ تو ہے اس پمفلٹ کی حیثیت۔ رہ گئیں وہ شکایات جو اس میں درج ہیں۔ اگر وہ صحیح بھی ہوں۔ اور فی الواقعہ حضرت مرحوم کے قلم سے نکلی ہوں۔ (جس پر ہمیں شبہ ہے) تو بھی اس کو "سازش" نہیں کہہ سکتے۔" (پیغام صلح مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۵۶ء)

غور فرمایئے۔ "پیغام صلح" اول تو ٹریکٹ سے انکار کرتا ہے۔ اور پھر کہتا ہے۔ کہ یہ بھی کوئی سازش ہے۔ ایک گمنام ٹریکٹ شائع ہوتا ہے۔ جس میں پیغامیوں کے موجودہ امیر کے متعلق اس وقت کے امیر جماعت اپنی دردناک شکایات بیان فرماتے ہیں۔ اور مولوی صدر الدین صاحب کی "طبیعت" کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیتے ہیں۔ لیکن ٹریکٹ پر جس شخص کا نام بطور ناشر درج ہے۔ وہ اسکی طباعت سے انکار کر دیتا ہے۔ اور "پیغام صلح" اصل ناشر کا کوئی پتہ نہیں لگا سکتا۔ حالانکہ عبد الوہاب صاحب آپ کو بتا سکتے تھے۔ مگر نہایت سادگی سے یہ کہہ دیتا ہے "اجی یہ بھی کوئی سازش ہے۔"

ایک امیر جماعت کی طرف سے اپنے وارث امارت کے متعلق ایسے درد انگیز حالات لکھنا جو ان کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہو سکتے تھے۔ پھر ترجمہ قرآن کے متعلق اسکی قابلیت پر بھی الزام لگانا اور اس کو پھر "گمنام" شائع کرنا پیغام صلح کے نزدیک کوئی "سازش" نہیں ہوتی۔

اس کی وجہ کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ "پیغام صلح" دراصل پلا ہی سازشوں کی گود میں ہے۔ جس طرح مچھلی کو اپنا کانٹا محسوس نہیں ہوتا۔ اسی طرح سازشیں چونکہ اس کی فطرت بن چکی ہیں۔ وہ سازش کو سازش ہی نہیں سمجھ سکتا۔ جہاں دن رات سازشوں اور سمجھوتوں میں بسر ہوتے ہوں۔ وہاں لفظ سازش ہی بے معنی ہو جاتا ہے۔ پھر ایک منتشر۔ پراگندہ خیال آزاد لوگوں میں "سازش" کی حیثیت ہی کیا رہ جاتی ہے۔ یہ تو ایک منظم جماعت کا مزاج ہوتا ہے۔ کہ وہ کسی قسم کے نفاق اور بغاوت کو برداشت نہیں کر سکتی۔

یاجوج اور ماجوج

جدید تحقیق کی روشنی میں

—— از صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ——

قالوا یا ذا القرنین ان یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض فھل نجعل لک خرجاً علیٰ ان تجعل بیننا وبینھم سدًّا (سورۃ کہف)

قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت کی رو سے یاجوج اور ماجوج ان دو قوموں یا وسیع التعداد افراد پر مشتمل قبائل کا نام ہے۔ جو ایک وسیع رقبہ ملک میں آباد تھے۔ کیونکہ قرآن کہتا ہے ان یاجوج و ماجوج یہاں پر و دو چیزوں کی تفریق کے لئے آیا ہے۔ عطف بیان کے لئے نہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ دو بڑے بڑے قبائل یا دو قومیں تھیں جو ذوالقرنین یعنے سائرس (خورس) کی فتح سے قبل فارس اور میڈیا کی حکومتوں پر حملہ آور ہوتی رہتی تھی۔ اور فارس کے باشندوں کی زندگی کو اجیرن کر دیا تھا۔ کیونکہ یہ قومیں ایک درہ سے حملہ آور ہوتی تھیں۔ اس کو قرآن کریم نے "بین السدین" کے نام سے موسوم کیا ہے:

تاریخ اور جغرافیہ سے ثابت ہوتا ہے اور قرآن مجید اس کا مؤید ہے کہ بین السدین سے مراد روس کا وہ علاقہ ہے۔ جس کے مشرق میں بحیرۂ خضر اور مغرب میں بحیرۂ اسود ہے۔ درمیانی علاقہ خشکی کا ہے۔ لیکن اس میں سر بفلک کوہسار کا سلسلہ سینکڑوں میل تک پھیلا ہوا ہے۔ گویا کہ ایک جانب بحیرۂ خضر اور ایک جانب بحیرۂ اسود ہے۔ اور قدرتی طور پر عراق اور ایران کے دونوں بازوؤں کی حفاظت کر رہے ہیں۔ اگر کوئی شخص روس سے حملہ کر سکتا ہے تو بحیرۂ خضر اور بحیرۂ اسود کے درمیان جو سلسلہ کوہ ہے وہاں سے گزر کر آسکتا ہے۔ اور یہیں پر وہ درہ ہے جس کو بند کرنے کے لئے اہالیان فارس نے ذوالقرنین سے درخواست کی تھی تاکہ ہم یاجوج اور ماجوج کے مسلسل حملوں سے محفوظ ہو جائیں۔ چنانچہ دربند کے علاقہ میں وہ دیوار اب ہے۔ اور دربند کا نام بھی اس دیوار کی وجہ سے پڑا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں لکھا ہے۔ کہ اس جگہ دیوار تھی جو ۲۹ فٹ اونچی اور دس فٹ چوڑی تھی اس میں لوہے کے دروازے تھے۔ اور تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر نگرانی کے لئے مینار بنے ہوئے تھے۔ پس ذوالقرنین نے دو قدرتی روکوں کے درمیان جہاں آزادانہ آمد و رفت ہو سکتی تھی اس کو بھی بند کر دیا۔

ابوالکلام آزاد صاحب نے اپنے رسالہ اصحاب کہف میں تاریخ سے یہ ثابت کیا ہے کہ دراصل یاجوج اور ماجوج منگولیا کے اصل باشندے تھے۔ بعد میں یہ وہاں سے ہجرت کر کے یورپ میں آباد ہو گئے۔

ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں کہ یہ وحشی قوم منگولیا کے میدانوں سے اٹھی لوٹ مار کرتی ہوئی اطراف میں پھیل گئی۔ جس وقت ذوالقرنین فاتح اور حکمران ہو کر فارس اور میڈیا کے تخت پر جلوہ گر ہوئے اس وقت یاجوج اور ماجوج روس میں ہی بستے تھے۔ بائبل کی اس پیشگوئی کے مطابق "اے آدم زاد تو جوج کے مقابل جو ماجوج کی سرزمین کا ہے اور روس اور مسک اور توبال کا سردار ہے اپنا منہ کر اور اس کے برخلاف نبوت کر" پس ذوالقرنین کے عہد میں یاجوج اور ماجوج روس کی وہ اقوام تھیں۔ جو دربند کے علاقہ سے آکر فارس کی حکومت کو تاخت و تاراج کرتی رہتی تھیں ذوالقرنین نے سد بنا کر یاجوج اور ماجوج کی راہ بالکل بند کر دی۔ اب ان کے لئے فارس میں آنے کا کوئی امکان باقی نہ رہا۔

اب سوال یہ ہے کہ عصر حاضرہ کی تحقیق میں یاجوج کو روس اور ماجوج کو جزیرہ نما ڈنمارک۔ جرمنی۔ سویڈن اور جزائر برطانیہ کے باشندے قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے تصدیق براہین احمدیہ میں لکھا ہے

"اب سنئے حزقیل کے ۳۸ باب میں لکھا ہے۔ (یہ کتاب بائیبل کے مجموعہ میں دانیال سے پہلے ہے) اے جوج روس اور مسک (ماسکو) اور طوبال کے سردار میں تیرا مخالف ہوں۔ اور میں تجھے پھرا دوں گا۔ اور تیرے منہ میں بنسیاں ماروں گا"۔

اس سے ناظرین یقین کریں گے کہ روس بے ریب یاجوج ہے۔ گویا جوج کی اولاد ہی میں بھی ہوں"۔

اس سے آگے چل کر لکھتے ہیں۔

"یاجوج کی تحقیق ختم ہوئی اب ماجوج کا حال سنئے۔ حزقیل نبی کے ۳۹ باب ۵ اور ۶ آیت میں ہے۔ اور میں ماجوج پر اور ان پر جو جزیروں پر بے پروائی سے سکونت کرتے ہیں میں ایک آگ بھیجوں گا! پس آخر یہ جنگجو نچلے نہ بیٹھ سکیں۔ جرمن ڈنمارک سویڈن ناروے وغیرہ بلاد میں آہستہ آہستہ پھیل گئیں گاتھ قوم نے جزائر برطانیہ آباد کر لیا"

(تصدیق براہین احمدیہ صفحہ ۱۶۹ تا ۱۷۰)

پس ہماری جدید تحقیق میں ایک طرف یاجوج کو روس اور ماجوج کے لوگ، جرمن اور برطانیہ کے لوگ گردانتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف کی عبارت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں قومیں ایک ہی وقت کی دو مختلف قومیں تھیں۔ دراصل جب ذوالقرنین نے سد تعمیر کی جس کی وجہ سے فارس اور میڈیا کے علاقہ میں آنے کے لئے ایک مستقل روک کاوٹ پیدا ہو گئی۔ ان کی دائیں جانب بحیرۂ خضر ٹھٹھیں مار رہا تھا۔ اور بائیں جانب بحیرۂ اسود کی چھاتی چیر کر جانا دشوار تھا۔ صرف ایک درہ تھا وہ بھی لوہے اور پیتل کے مرکب سے مضبوط اور پایہ دار دیوار کی صورت میں ڈھل گیا۔ اعتراف شکست ان کی فطرت کے خلاف تھا۔ اس لئے ان میں سے ایک قوم قتل و غارت کرتی مغرب کی طرف بڑھی جو آخر بعد میں وہیں آباد ہو گئی۔ جس کو ماجوج کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور یہ محض قیاس نہیں۔ بلکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دلائل سے ثابت کیا ہے۔ جیسا کہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:

"اور ذوالقرنین نے اس امر کا انتظام کیا کہ ان اقوام کے ایشیا آنے کی صورت ہی نہ رہے۔ گویا ایک قسم کا بائیکاٹ کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ اقوام یورپ میں پھیلنی شروع ہوئیں اور چونکہ یورپ میں مذاہب میں سے صرف مسیحی مذہب تھا باقی بت پرستی ہی بت پرستی تھی

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا ایک ضروری ارشاد

"ہماری جماعت کو منافقین سے ہوشیار رہنا چاہئیے"

موجودہ فتنہ منافقین کے متعلق غیر مبائعین بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ فتنہ جماعت احمدیہ کے نظام کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے۔ حالانکہ یہ فتنہ کمزوری پر نہیں۔ بلکہ جماعتی نظام کے مضبوط ہونے کی علامت ہے اور الٰہی جماعتوں میں ایسے فتنے ہمیشہ نمودار ہوتے رہتے ہیں۔

ذیل میں ہم سیدنا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد خود پیغام صلح ہی کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ خلافت اولیٰ میں بھی منافقین موجود تھے۔ اور وہ بعینہٖ وہی ذرائع استعمال کرتے تھے۔ جو آج منافق استعمال کر رہے ہیں۔ جو لوگ آج حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی محبت کا دعوے کرتے ہوئے ان منافقانہ کارروائیوں میں حصہ لے رہے ہیں انہیں حضور کے اس ارشاد پر ضرور غور کرنا چاہیئے۔

"کچھ منافق بھی ہوتے ہیں بغداد کی آخری گت کس طرح بنی؟ تم آئندہ ان سے ہوشیار رہو۔" (پیغام صلح ۴ جنوری ۱۹۱۴ء)

"بعض لوگ منافق طبع ہوتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنروں اور کمشنروں اور کپتانوں کے دروازوں پر جاتے ہیں اور جھوٹ سچ کہہ کر نفع اٹھاتے ہیں۔ بعض لوگ ان باتوں کو نہیں سمجھتے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ میں نے بہت چشم پوشی کی ہے مگر یہ لوگ باز نہیں آتے ہماری جماعت کو ان سے ہوشیار رہنا چاہیئے"۔ (پیغام صلح ۴ جنوری ۱۹۱۴ء)

(خورشید احمد)

اس لئے دنیا کے پرانے مذاہب میں سے ان اقوام کو صرف مسیحیت سے واسطہ پڑا۔ اور یہ اقوام آہستہ آہستہ سب مسیحی ہوگئیں"
(تفسیر کبیر صفحہ ۸۸۹)

اور یہ حقیقت ہے۔ کہ ماجوج عیسائی ہیں۔ کیونکہ روس میں اس وقت زرتشت مذہب تھا۔ جس نے بعد میں مسخ ہو کر بت پرستی اور آگ پرستی کی صورت اختیار کر لی۔ اس لئے روس کے باشندوں کا اکثریت کے لحاظ سے ہمیشہ دہریت کی طرف رجحان رہا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسی ملک میں کمیونسٹ بہت جلد بارآور ہوا۔ لہٰذا ہم یاجوج کو روس کے باشندے اور ماجوج کو عیسائی کہتے ہیں۔

دراصل لفظ یاجوج اور ماجوج میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ یاجوج دراصل یجج سے نکلا ہے۔ (لسان العرب)

یجج کے معنے تاج العروس نے من زجر الابل کے دیئے ہیں۔ یعنی اپنی ملکیت میں جو چیز ہو اس کو جس طرح چاہنا استعمال کرنا اور زدوکوب کرنا۔

الابل کے معنی السیاست بھی ہیں (منجد) اور زجر کے معنی ہیں۔ جیسے زجرت ان یکون کذا وکذا۔ ای انذرت بوقوعہ (المنجد صفحہ ۳۰۰) اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ ایسی حکومت یا ایسی ریاست جس میں رعایا کو ڈرایا اور دھمکایا جائے۔ کہ اگر تم نے ہماری مرضی اور منشاء کے خلاف کوئی کام کیا۔ تو یاد رکھنا۔ کہ تمہیں سخت سزا ملے گی۔

اور ایسی حکومت بلاشبہ بالفاظ دیگر ڈکٹیٹرشپ ہی ہو سکتی ہے۔ جس میں ڈکٹیٹر کے آنکھ کے اشارے پر سارا کام کرنا پڑتا ہے۔ اگر سرتابی کی تو گردن اڑا دی گئی۔ آزادیٔ ضمیر کو کچلا جاتا ہے۔ گویا نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ اسی طرح تمدی سے جو چاہا کروا لیا۔ جیسے لطیفہ مشہور ہے۔ کہ ایک دفعہ سٹالین اپنی گھڑی غسل خانے میں بھول گیا۔ کمرہ میں آکر گھڑی دیکھی تو غائب۔ اس نے اسی وقت سی آئی ڈی کو فون کیا۔ کہ بڑی قیمتی گھڑی گم ہو گئی ہے۔ فوراً تلاش کی جائے۔ تھوڑے عرصہ بعد خیال آیا۔ کہ گھڑی کو تو میں نے غسل خانہ میں ہی اتارا تھا۔ اس نے دوبارہ فون کیا کہ تلاش کی ضرورت نہیں گھڑی مل گئی ہے۔ وہاں سے جواب ملا۔ کہ یہاں پر دو آدمی اقبال جرم کر چکے ہیں۔ بے شک یہ لطیفہ ہی سہی۔ لیکن اس حقیقت کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ کہ یہ لطیفہ بھی آہنی پردہ کی عکاسی ضرور کر رہا ہے۔ پس یاجوج کے لفظ میں آئندہ کے لئے ایک ایسی عظیم الشان پیشگوئی تھی۔ جو لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہے۔ اس طرح لغت میں اس کے یہ معنے بھی ہیں۔ اجج بینھم شرا وقدہ۔ یعنی اشتعال انگیزی۔ لڑائی کی آگ کو بھڑکانا اور پراپیگنڈا۔

آج ہر ملک میں روس کے پراپیگنڈے کا جال بچھا ہوا ہے۔ ہزاروں ہزار آدمی پتلیوں کی طرح جس کی تاریں ماسکو میں پہلے سٹالن اور اب خروشیف اور بلگانن کی جنبش سے ہل رہی ہیں۔ ناچ رہے ہیں۔ لوگوں کو سماج مذہب قوم اور اپنے ملک کے خلاف روٹی کی لالچ دے کر بھیانک غار کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ اتنے وسیع پیمانے پر پراپیگنڈا اس سے قبل کسی اور قوم نے نہیں کیا تھا۔

اب ماجوج کی لغوی تشریح سنیئے۔ ماجوج مجج سے مشتق ہے۔ اس کے معنے ہیں کہ مجاجۃ الشیء عصارتہ (یعنی نچوڑ) (لسان العرب) یہ معنی بھی بعینہٖ عیسائی قوم پر بیٹھتے ہیں۔ اس قوم نے علم اور ہنر میں اس قدر ترقی کی۔ کہ کسی اور قوم نے نہیں کی۔ مسلمان اپنے ابتدائی ایام میں ہر فن میں یکتائے روزگار تھے۔ لیکن جب ادبار کے آثار نمایاں ہوئے۔ تو عیسائی قوم نے مسلمانوں کی تحقیقات کے نچوڑ پر اپنے علم و فضل کی بنیاد رکھی۔ اور رفتہ رفتہ علم کے آسمان پر ستارے بن کر چمکے۔

اسی طرح ماجوج کی دوسری تشریح یہ بھی ہے۔ شیخ ماج یموج ریقہ ولا یستطیع حبسہ من کثرہ۔ یعنی وہ بوڑھا آدمی (شیخ عالم کو بھی کہتے ہیں) جو کنگھار کو اس کی کثرت کی وجہ سے پھینکتا پھرے۔ عالم ہونے کے لحاظ سے عیسائیوں کو شیخ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح تجربہ کار کو شیخ کہتے ہیں۔ کیونکہ تجربات کے لحاظ سے اس قوم نے بے انتہا ترقی کی ہے۔ اس لئے شیخ بھی ان پر منطبق ہوتا ہے۔ کیونکہ اس قوم کو اپنے علم پر ناز اور فخر تھا۔ اس سے انہوں نے ناجائز فائدہ یہ اٹھایا۔ کہ اسلام پر حملے شروع کئے۔ اور وہ اعتراضات جو دراصل بائیبل اور مسیحی مذہب پر وارد ہوتے تھے۔ اس کو گندی شکل دے کر اسلام اور بانیٔ اسلام پر کرنے شروع کئے۔ اپنا اندرونی گند اسلام کے شفاف اور مقدس چہرے پر پھینکنے کی کوشش کی گئی۔ پس عیسائیوں نے اس گند کو جس کی بدبو سے ان کا اپنا دماغ پھٹا جاتا تھا۔ اسلام کے چہرے کو ملوث کرنا چاہا۔ اور یہ تعصب کی غلاظت ان میں اس قدر بڑھ گئی۔ کہ لا یستطیع کے تحت وہ اس کو روک نہ سکے۔ اور پھر اس کے پھیلانے پر مجبور ہو گئے۔ پس عیسائیوں نے اسلام پر گند اچھال کر اس پیشگوئی کو پورا کیا۔ جو ان کے مقدس نامہ اور قرآن میں ماجوج کے لفظ سے موسوم کر کے ان کے متعلق کہی گئی تھی۔

اب میں یہ بھی بتاؤں گا، کہ کس طرح ان الفاظ میں ان کی تباہی اور ہلاکت کی خبر بھی دی گئی ہے۔ یاجوج اور ماجوج دونوں لفظوں کو ایک جگہ رکھ کر لسان العرب نے ان کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔ صوت النار۔ جیسے کہ شاعر نے کہا

اصرف وجھی عن اجیج التنور
کان فیہ صوت فیل نخور

روس۔ برطانیہ اور امریکہ بڑی شدت اور تیزی سے ایٹم اور ہائیڈروجن کے تجربات کر رہے ہیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا۔ پاکستان کے شمال میں روس نے ہائیڈروجن بم کے تجربات کئے ہیں۔ جس کے دھماکے ریکارڈ کئے گئے۔ اسی طرح امریکہ کسی سے دوڑ میں پیچھے نہیں۔ گویا دونوں قومیں اپنے اپنے تنور میں آگ سمیٹ رہی ہیں۔ دونوں شعلے سرعت سے ایک دوسرے کی طرف بڑھیں گے۔ اور دونوں کو بھسم اور جلا کر خاکستر کر دیں گے۔ جیسے بائیبل نے کہا۔

"اور میں ماجوج پر اور ان پر جو جزیروں پر بے پرواہی سے سکونت کرتے ہیں۔ ایک آگ بھیجوں گا۔" پس دونوں قومیں خود ہی آسمانی آگ کے ذخائر اکٹھے کر رہی ہیں۔ جو انہیں صفحۂ ہستی سے مٹا کر رکھ دیں گی۔

اسی طرح اس کے معنی المقوم فی اجمۃ ای فی اختلاط بھی ہے۔ یعنی ایک سے گتھم گتھا ہونا۔ اسی طرح اس کے معنی اسرع بھی ہیں۔ یعنی ہلکا ہونا اور تیز رفتار ہونا۔ آج ہوائی جہاز جو آواز سے بھی تیز رفتار نکل آئے ہیں۔ اس پر شاہد ہیں۔ گویا تیزی سے یاجوج اور ماجوج ایک دوسرے کی طرف بڑھیں گے۔ جس طرح قرآن شریف نے واشگاف الفاظ میں فرمایا:-

حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون۔ واقترب الوعد الحق فاذا ھی شاخصۃ ابصار الذین کفروا یا ویلنا قد کنا فی غفلۃ من ھذا بل کنا ظالمین۔ (انبیاء) یعنی یاجوج اور ماجوج کے درمیان سے روکیں ہٹا دی جائیں گی۔

آج سے دو سو سال قبل روس سے امریکہ جانا جان جوکھوں کا کام تھا۔ بلکہ روس والے امریکہ کو جانتے بھی نہ تھے۔ یہ لطیفہ مشہور ہے۔ جب امریکہ دریافت ہوا۔ تو روس میں اس کو بہت کم لوگ جانتے تھے۔ لیکن اس کے متعلق یہ گمان تھا۔ کہ وہاں کسی نہ کسی قسم کی آزادی موجود ہے۔ جو لوگوں کو مشتعل کرتی رہتی ہے۔ روس کا ایک ممتاز عہدیدار جس کو امریکہ کی دریافت کا علم تھا۔ بلکہ جو ضدی اور کند ذہن تھا۔ اس نے افق کی طرف نظر دوڑائی تو امریکہ نظر آیا۔ اس کے ذہن میں امریکہ کا تصور آنا ہی تھا۔ کہ مارے غصہ کے آگ بگولا ہو گیا۔ اور کہا کہ یہ کیا ملک ہے۔ اس کا وجود کیونکر ممکن ہے۔ اسے معلوم ہونے کا کیا حق ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ کئی برس سے پہلے اتفاق سے اس کا پتہ چل گیا تھا۔ لیکن کیا پھر اسے بند نہیں کیا جا سکتا۔ تاکہ اس کا نام و نشان باقی نہ رہے۔ اس نے حکم دیا کہ امریکہ کو پھر سے بند کر دو۔

آج سے چند سو برس قبل لوگ امریکہ کو جانتے بھی نہ تھے اور اگر جانتے تھے تو معدودے چند۔ مگر صحرائے عرب میں بسنے والے خاتم الانبیاء اور شاہ کونین نے جس پر یہ نابلد اور کم فہم ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں اور تمسخر کرتے ہیں۔ چودہ سو سال پہلے آنے والے حالات کا جو اعلان کیا تھا۔ عنقریب دنیا یہ دیکھے گی۔ کہ دھیرے دھیرے آنے والے طوفان سے قبل آنے والے جھونکے چلنے شروع ہو گئے ہیں۔ جب روس اور امریکہ ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں گے۔ انسان محوِ حیرت ہو کر دیکھ رہا ہوگا۔ آنکھیں پتھرا جائیں گی۔ انسانیت چیخ اٹھے گی۔ خدایا یہ کیا ہو گیا۔ اے دیوتا رحم کر یقیناً ہم نے سچائی کو نظرانداز کر دیا تھا۔ اپنی طاقت اور قوت کے بل بوتے پر کائنات کی تسخیر کا ارادہ کیا تھا۔ اور یقیناً ہم ظالم تھے۔

عجیب بات ہے۔ کہ یاجوج اور ماجوج کا ذکر ذوالقرنین کے ساتھ آتا ہے۔ اور یا مسیح موعود کو ذوالقرنین کہا گیا ہے۔ اور آپ کے زمانے کے ساتھ یاجوج اور ماجوج کا ذکر کیا۔ ہمیں ذوالقرنین کے بعد اس شد ومد سے درمیانی عرصہ میں کہیں یاجوج اور ماجوج کا ذکر نظر نہیں آتا۔ اسی لئے ان سائیکلوپیڈیا آف اسلام کے صفحہ ۶۳۷ پر لکھا ہے۔

In Muslim eschtalogy the picture is repeated with many partly fresh, detailed, and connected with the reappearance of "Isa" on the earth.

یعنی مسیح ثانی کی آمد کے ساتھ دوبارہ یاجوج اور ماجوج کا نزول ہوگا۔ یہ معنی نہیں کہ مسیح آسمان سے اترے گا۔ اور اس کے دائیں اور بائیں جانب یاجوج اور ماجوج ہوں گے۔ بلکہ یہ معنی ہیں کہ جس طرح ذوالقرنین کے وقت یاجوج اور ماجوج کا زور تھا۔ اسی طرح ذوالقرنین کی آمد ثانی کے وقت بڑے زور سے یاجوج اور ماجوج کا خروج ہوگا۔

ذوالقرنین نے خراج نہیں لیا۔ بلکہ فرمایا۔ خدا نے جو مجھے دیا۔ وہ کافی ہے۔ اس طرح حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق (جیسا کہ احادیث میں آیا ہے) یضع الجزیۃ یعنی جزیہ کو نہیں لے گا۔ اور جنگوں کو موقوف کر دیگا۔ پس ذوالقرنین نے خراج سے انکار کر کے آئندہ کے لئے یہ پیشگوئی کر دی کہ میرا جو مثیل آئیگا۔ وہ بھی خراج نہیں لے گا۔ پس اس طرح عظیم الشان مشابہت مسیح موعودؑ میں اور ذوالقرنین میں پائی گئی۔

باقی مثیل ذوالقرنین نے وہ کونسی سد بنائی اور سد کے لئے لوہا اور تانبا کی کیا حقیقت ہے۔ اس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ بھی سنیئے:-

"لوہے کی سلیں مجھے لا دو۔ تا آمد و رفت کی راہوں کو بند کیا جائیگا۔ یعنی اپنے تئیں میری تعلیم اور دلائل پر قائم کرو۔ اور پوری استقامت اختیار کرو۔ اور اس طرح پر خود لوہے کی سل بن کر مخالفانہ حملوں کو روکو۔ پھر سلسل میں آگ پھونکو جب تک کہ وہ خود آگ بن جائیں۔ یعنی محبت الٰہی اس قدر اپنے اندر بھڑکاؤ۔ کہ خود الٰہی رنگ اختیار کرو۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ سے کمال محبت کی یہی علامت ہے" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۱)

"قدرت ثانیہ" سے مراد خلفاء کا سلسلہ ہے

(از مکرم سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مولوی فاضل مقیم ڈیرہ غازی خان)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ "الوصیت" میں تحریر فرمایا ہے کہ:۔

(الف) "قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے ...... میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا ہوں اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے"۔

ب۔ نیز فرمایا اور مثال دے کر ارشاد فرمایا کہ:۔

جیساکہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا۔ جب کہ آنحضرت صلعم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی ...... تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھلایا ..... ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا .... ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا"۔

ج۔ اور فرمایا "تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"۔

(رسالہ الوصیت ۱۹۰۵ء)

رسالہ "الوصیت" کے ان بیانات سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کی مجسم قدرت۔ قدرت نبوت ہیں۔ اور دوسری قدرت کے مظہر خلفاء ہیں جیساکہ حضرت ابوبکر رضؓ اور موسیٰ علیہ السلام کے بعد کے خلفاء کی پیش کردہ مثال سے ظاہر ہے اور یہ بھی فرمایا کہ وہ قدرت ثانیہ یعنی خلافت نہیں آسکتی جب تک میں موجود ہوں۔ ہاں میرے بعد اس کا وجود ہوگا اور آپ کے بعد یکے بعد دیگرے "قدرت ثانیہ" (خلافت) کے مظہر کئی وجود ہونگے اور آپ کی زندگی میں ہرگز نہیں ہوسکتے اور غیر مبایعین یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ:۔

"حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء کا سلسلہ تھا ..... آنحضرت صلعم پر آیت استخلاف نازل فرمائی۔ جس سے شخصی خلافت کی طرف بھی اشارہ تھا"۔

(مباحثہ راولپنڈی صـ۲۲ بیان پیغامی مناظر)

اسی عبارت مندرجہ الوصیت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو "خلیفۃ المسیح" مانا گیا اور اخبار بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء میں اعلان کیا گیا کہ:۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ..... کے وصایا مندرجہ الوصیت کے مطابق ..... کل قوم نے ...... جناب حکیم نورالدین رضؓ صاحب سلمہٗ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا"۔

غیر مبایعین کا نظریہ

مگر افسوس کہ ان حقائق کو چھ سال تک تسلیم کرتے رہنے کے بعد سیدنا حضرت مرزا محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ سے بغض و حسد کی وجہ سے غیر مبایعین نے یہ کہنا شروع کر دیا جیساکہ مولوی محمد علی صاحب کے ۱۹۱۴ء کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ:۔

"دوسری قدرت یا قدرت ثانی سے مراد صرف تائید الٰہی ہے۔ جس کا ظہور بعد وفات حضرت مسیح موعود کے ضروری ہے ..... قدرت ثانیہ سے مراد کسی خاص شخص کو لینا الفاظ کے ساتھ ہنسی کرنا ہے"

(رسالہ الوصیت ۱۹۱۴ء شائع کردہ اہل پیغام نوٹ صـ الف)

جناب مولوی محمد علی صاحب کے مندرجہ بالا بیان کی نقل اور متبع میں "پیغام صلح" (۵ر ستمبر ۱۹۵۶ء) لکھتا ہے کہ:۔

"قدرت ثانی کے الفاظ میں خلافت کا کوئی ذکر نہیں بلکہ ان تائیدات الٰہیہ اور فتوحات کا ذکر ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے اس سلسلہ کو ملنے والی تھیں"۔

حالانکہ قدرت ثانیہ محض جماعت کے غلبہ کا ہی نام قرار دینا تو عیسائیوں والی بات ہے کہ جب مسیح کی آمد ثانی کا انتظار کرتے کرتے تھک گئے تو کہہ دیا کہ مسیح کی دوبارہ آمد سے مراد اس کا چرچ ہے اور اس طرح آمد ثانی کی پیشگوئی پوری کرکے اپنی تسلی کر لی

غیر مبایعین کے نظریہ کا رد

سو اگر غیر مبایعین کے نزدیک بھی واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین "انجمن" ہی ہے۔ اور قدرت ثانیہ سے مراد فتوحات الٰہیہ ہیں تو پھر حضرت موسیٰؑ اور آنحضرت صلعم اور مسیح علیہ السلام کے بعد ثابت کرنا پڑے گا کہ وہاں بھی "انجمن" جانشین تھی اور حالانکہ یہاں تو "انجمن" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں موجود تھی اور "فتوحات الٰہیہ" کی نسبت بھی حضور فرماتے ہیں۔ کہ وہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی طور پر حاصل ہیں سہ

یہ فتوحات نمایاں اور تواترسے نشاں
کیا یہ ممکن ہیں بشر سے کیا یہ مکاروں کا کام

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۱۱۸)

حالانکہ "قدرت ثانیہ" کی نسبت حضور یہ فرماچکے ہیں کہ:۔

"دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گی۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی (الوصیت)

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی قدرت ثانیہ کے ظہور کی مثال حضرت ابوبکر رضؓ کا نام لے کر دی ہے۔ لیکن اگر وہاں بھی غیر مبایعین کی طرح صرف "تائیدات الٰہیہ اور فتوحات" مراد لیں تو پھر بھی آنحضرت صلعم کے بعد ہی ہونا لازمی تھیں۔ حالانکہ قرآن کریم صاف فرماتا ہے:۔

انا فتحنا لك فتحاً مبيناً

(الفتح ع۱)

"اذا جاء نصر الله والفتح ورأيت الناس يدخلون في دين الله افواجاً"

(النصر ع۱)

"فقد نصره الله" (التوبہ ع۶)

"ولقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة"

(آل عمران ع۱۳)

ان تمام آیات قرآنیہ کا ماحصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کی زندگی میں حضور کو عظیم الشان فتوحات اور تائیدات عطا کرکے آپ کی نصرت فرمائی تھی۔ لیکن غیر مبایعین کے نظریہ کی رو سے کہ قدرت ثانیہ سے مراد فتوحات الٰہیہ ہیں۔ جو بعد کو ملنے والی تھیں۔ یہ آیات بے معنی ہو جاتی ہیں۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کا بھی کچھ مفہوم و مطلب نہیں رہ جاتا۔ سوائے اس کے کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت کو لیا جاوے۔ جیساکہ حضرت موسیٰؑ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ خلفاء جاری ہوا۔ اور اکابر غیر مبایعین نے بھی عملاً بروئے "الوصیت" حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کو خلیفہ اور "قدرت ثانیہ" کا مظہر اول قرار دیا۔ اور اس کے بعد قدرت ثانیہ کے مظہر دوم کی ضرورت تھی۔ جس کا انہوں نے ازراہ تعصب اور بغض و حسد انکار کر دیا

قدرت ثانیہ سے مراد خلافت کا سلسلہ ہے

اس سلسلہ میں میں غیر مبایعین کے لئے چند اقتباسات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جن سے ظاہر ہے کہ وہ بھی حقیقۃً "قدرت ثانیہ" کے مظہر بعض شخصی وجودوں کو ہی یقین کرتے ہیں نہ کہ صرف تائیدات اور فتوحات الٰہیہ کو:۔

ا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو یہ اعلان کیا گیا کہ:۔

"بڑی خوشی کا مقام ہے کہ خدا تعالیٰ نے قدرت ثانیہ کے ظہور کا مظہر اول ہمیں عطا کیا وہ مظہر اول وہی ہے جس کا ذکر میں پہلے کر آیا ہوں یعنی حضرت حکیم الامت" (اخبار الحکم ۲ر جون ۱۹۰۸ء)

(باقی)

تحریک چندہ برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایم، بی، بی ایس چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ ربوہ کے نئے ہسپتال یعنی فضل عمر ہسپتال کی عمارت کا سنگ بنیاد حضرت مصلح موعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ فروری ۱۹۵۶ء کو رکھا تھا اور اس وقت سے یہ عمارت زیر تعمیر ہے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمارت کے دو بلاک چھتوں تک تعمیر ہو چکے ہیں اور ان کے پلستر ہو رہے ہیں ہسپتال کی عمارت چار بلاکوں پر انشاء اللہ مشتمل ہوگی اور آخر کار انشاء اللہ تعالیٰ پوری عمارت دو منزلہ بنے گی۔ نچلی منزل کے چار بلاکوں کا اندازہ خرچ چار لاکھ روپے ہے۔ جس میں سے صدر انجمن احمدیہ نے ازراہ مہربانی پچاس ہزار روپے تعمیر کے لئے دئیے ہیں۔ اس وقت تک پچھتر ہزار خرچ ہو چکا ہے۔ پچیس ہزار کی رقم قرض لے کر خرچ ہوئی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ اپنے محدود ذرائع آمد کے پیش نظر تمام اخراجات برداشت نہیں کر سکتی۔ لہٰذا اس نے اجازت دی ہے کہ جماعت کے مخیر احباب سے دو لاکھ روپے تک عطایا وصول کئے جائیں۔ میں اس اپیل کے ذریعہ جماعت کے ذی استطاعت احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ زیادہ سے زیادہ فراخ دلی کے ساتھ اس نیک کام میں حصہ لیں اور اپنے عطایاجات بھجوائیں۔ اب مزید رقم نہ ہونے کی وجہ سے تعمیر کا کام بند ہو جانے کا خدشہ ہے لہٰذا احباب جلد سے جلد اپنے فیاضانہ عطایاجات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

صدر انجمن احمدیہ کے صیغہ امانت میں اس غرض کے لئے ایک امانت بنام "ہاسپٹل فنڈ" کھول دی گئی ہے۔ احباب براہ راست اس امانت میں عطایا کی رقوم ارسال فرمائیں۔ بزرگان سلسلہ کی طبی خدمت کے علاوہ غرباء اور نادار بیماروں کو مفت طبی خدمت بہم پہنچانا ایک بہت بڑے ثواب کا موجب ہے اور ایسے کار خیر میں حصہ لینے والے کیلئے یقیناً ایک عظیم الشان صدقہ جاریہ ہے۔ امید ہے احباب جماعت خود بھی اور اپنے دوستوں سے بھی اس کار خیر کے لئے زیادہ سے زیادہ عطایا حاصل کر کے بھجوائیں گے۔ ایسے دوست جو ایک ہزار روپیہ سے دو ہزار روپیہ تک عطیہ بھجوائیں گے ان کے نام کا ایک کمرہ ہسپتال میں تعمیر کرایا جائیگا۔ جو دوست دو ہزار سے پانچ ہزار تک رقم دیں گے ان کے نام کے دو کمرے بنوائے جائیں گے۔ اور جو دوست پانچ ہزار سے دس ہزار تک رقم دیں گے ان کے نام کے چار کمرے یا جنرل وارڈ تعمیر کرایا جائے گا۔ یکصد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک رقم دینے والے احباب کا نام دعا کی غرض سے ایک بورڈ پہ کندہ کرایا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز وما توفیقی الا باللہ

امید ہے احباب کرام اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

ڈاکٹر مرزا منور احمد

تحریک جدید اور جماعت احمدیہ ربوہ

تحریک جدید کے وکلاء صاحبان۔ نائب وکلاء۔ معاون وکلاء۔ افسران و دیگر واقفان زندگی اور صدر انجمن احمدیہ کے ناظران صاحبان۔ نائب ناظر۔ معاون ناظر و افسران اور دیگر کارکنان صدر انجمن احمدیہ۔ محلہ جات کے صدر صاحبان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گذارش ہے کہ وہ اپنے وعدے ۷ر اکتوبر سے پہلے سو فیصدی پورے کر لیں۔ یا جن کا وعدہ شاندار اضافہ کے ساتھ ہو وہ اس کا بڑا حصہ ماہ اکتوبر اور بقیہ حصہ ماہ نومبر کے پہلے ہفتہ میں ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے مقدس امام کی دعا اور خوشنودی حاصل کریں۔

وکیل المال تحریک جدید

امراء صاحبان ضلع جماعت ہائے احمدیہ سے تعاون کی اپیل

ابھی تک اضلاع کی سب جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں۔ جس کی وجہ سے ان جماعتوں میں ابھی تنظیم انصار جاری نہیں ہو سکی حالانکہ صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر ۵۱۸ الف کی تعمیل میں بلحاظ عمر خدام اور انصار کی تنظیمیں قائم ہو جانی چاہئیں۔ کیونکہ اس قاعدہ کے ماتحت جماعتوں کے وہی عہدہ دار انتخاب میں آ سکتے ہیں جو بلحاظ اپنی عمر کے ان تنظیموں کے ممبر ہوں پس جہاں یہ تنظیمیں ہی قائم نہ ہوں وہاں کے عہدہ داران جماعت ان تنظیموں کے ممبر کیونکر قرار دئیے جا سکتے ہیں۔ پس اس بے قاعدگی کا جلد سے جلد دور کیا جانا ضروری ہے۔ اس لئے آپ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ جہاں پہ ابھی تک آپ کے ضلع کی جماعتوں میں مجلس انصار اللہ قائم نہ ہوئی ہوں۔ ان جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو ہدایات جاری فرمائیں کہ وہ ایک ماہ کے اندر اندر مجالس انصار اللہ قائم کر کے آپ کو اور مرکزیہ دفتر انصار اللہ میں اطلاع بھجوا دیں۔

آپ کی خدمت میں قبل ازیں آپ کے ضلع کی ان جماعتوں کی فہرست بھجوائی جا چکی تھی جہاں پہ مجالس انصار اللہ قائم ہو چکی ہوئی ہیں۔ اور ان مجالس کے زعماء کے پتے بھی لکھ بھیجے تھے اگر وہ فہرست آپ کے پاس محفوظ نہ رہی ہو تو دفتر ہذا سے لکھ کر اور منگوا لیں تا آپ کو اپنے ضلع کی ان جماعتوں کا علم ہو جائے جہاں پہ ابھی تک مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں

میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس کام میں مجھ سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

کراچی کے احمدی طلباء کیلئے

احمدی طلباء میں علمی ذوق پیدا کرنے کیلئے ان کی قوت بیانیہ کو نشوونما دینے کے لئے اور ان کی تخلیقی و اختراعی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کراچی کی طرف سے تقاریر اور مباحثات کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ کی پہلی کڑی کے طور پر احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کراچی کی طرف سے مؤرخہ ۷ر اکتوبر بوقت ۵ بجے شام احمدیہ ہال میں ایک مباحثہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس کے لئے حسب ذیل موضوع تجویز کیا گیا ہے۔

"اس ایوان کی رائے میں ایک استاد۔ ایک سیاست دان کی نسبت اپنے ملک کی بہتر خدمت سر انجام دے سکتا ہے۔"

کراچی کے سکولوں اور کالجوں کے طلباء سے اس مباحثہ کو کامیاب بنانے کے لئے تعاون کی اپیل کی جاتی ہے نیز مباحثہ میں حصہ لینے کے خواہشمند طلباء حضرات اپنے ناموں سے خاکسار کو اطلاع دیدیں۔ نیز یہ بھی مطلع فرمائیں کہ وہ موضوع کے حق میں تقریر فرمائیں گے یا مخالفت میں۔ احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کراچی توقع کرتی ہے کہ وقت مقررہ پر تمام احمدی احباب اور طلباء احمدیہ ہال میں تشریف لا کر حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

سید محمد یحییٰ سیکرٹری نشر و اشاعت احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کراچی

ولادت

مؤرخہ ۵/۹/۵۶ بروز بدھ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے پوتا عطا فرمایا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

شیخ محمد نذر چوہدری ابن غلام محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ادرحمہ

موجودہ فتنہ کے تعلق میں ایک اور اعتراض کا جواب (بقیہ صفحہ اوّل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت کے ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے کہ

"میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے"

گویا خلفاء بظاہر مومنوں کے منتخب کردہ ہونے کے باوجود حقیقۃً خدا کے مقرر کردہ اور اس کے منظور نظر ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ خدا کی قدرت ثانیہ کے مظہر قرار پاتے ہیں۔

اب اگر اس پس منظر کی روشنی میں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور جماعت مبائعین کا قدیم سے غیر متزلزل عقیدہ رہا ہے دوسرے اعتراض کا تجزیہ کیا جائے تو یہ اعتراض خس و خاشاک کی طرح اڑ جاتا ہے۔ اعتراض یہ ہے کہ نعوذ باللہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ اعلانات اور خطبات میں سلسلہ احمدیہ کی آئندہ خلافت کے متعلق ایک مخصوص فرد کے حق میں بعض معنی خیز اشارات کئے ہیں اور گویا جماعت کی رائے کو اس کے حق میں ہموار کرنے کی کوشش کی ہے اور دوسری طرف بعض دوسرے افراد کے خلاف اشارات کرکے جماعت کی توجہ کو ان کی طرف سے ہٹانے کی سعی فرمائی ہے۔ کاش اعتراض کرنے والے لوگ اس بات کو مدنظر رکھتے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ باتیں از خود نہیں کہیں بلکہ بعض فتنہ پردازوں کے ناپاک بیانوں کے جواب میں کہی ہیں۔ ان فتنہ پردازوں نے جہاں ایک شخص کا نام لے کر یہ کہا ہے کہ ہم موجودہ خلیفہ کے بعد فلاں شخص کو خلیفہ نہیں بننے دیں گے وہاں بعض دوسرے لوگوں کے متعلق یہ کہا ہے کہ ہم صرف فلاں لوگوں کو خلیفہ بنائیں گے اب (خدا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی زندگی کو لمبی کرے) یہ دونوں باتیں ہمارے عقیدہ کے مطابق اسلامی خلافت کے صحیح نظریہ کے سراسر خلاف اور انتہائی فتنہ انگیزی کے عنصر سے معمور ہیں اور ضروری تھا کہ ان دونوں باتوں کا ایسا توڑ جواب دیا جاتا تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت خلافتِ اسلامی کے اس مرکزی نقطہ پر قائم رہتی جس پر اسے شروع سے قائم رکھا گیا ہے اور تا جماعت کے بعض سادہ طبع لوگوں میں اس باطل خیال کی وجہ سے کسی قسم کے انتشار اور پریشان خیالی کی صورت نہ پیدا ہوتی اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی خاص معلمانہ شان اور اپنے مخصوص جلالی رنگ میں ان دونوں قسم کے باطل خیالات کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا۔ جو لوگ ایک خاص فرد کے خلاف یہ پکواس کر رہے تھے کہ ہم اسے خلیفہ نہیں بننے دیں گے ان سے آپ نے یہ فرمایا کہ تم کسی کی خلافت میں روک ڈالنے والے کون ہوتے ہو؟ اگر میرے بعد خدا تعالیٰ کی مشیت اسی شخص کو خلیفہ بنانے کے حق میں ہوئی تو خدا تعالےٰ لوگوں کو ان کی گردنوں سے پکڑ کر اس کے قدموں میں ڈال دے گا اور فتنہ پیدا کرنے والے اشرار دیکھتے کے دیکھتے رہ جائیں گے۔ اور دوسرے فریق کو جو بزعم خود بعض لوگوں کے متعلق کہہ رہا تھا کہ ہم صرف انہی کو خلیفہ مانیں گے انہیں آپ نے اس طرح للکارا کہ تم خدا کے مقابل پر خلیفہ گر کب سے بنے ہو؟ اگر خدا کی تقدیر ان لوگوں کی خلافت کے حق میں نہ ہوئی تو تمہارے جیسے فتنہ پرداز لوگ ہزار سر پٹیں اور ایڑی چوٹی کا زور لگا دیکھیں وہ ہرگز خلیفہ نہیں بن سکیں گے اور خلیفہ وہی بنے گا جو منظورِ خدا ہو گا۔

پس یہ ایک اصولی اور مساویانہ رنگ کا جواب تھا جو جماعت کے مسلّمہ عقیدہ کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ہر دو قسم کے معترضوں کو ان کے مخصوص اعتراضوں کی روشنی میں دیا۔ اور اس حکیمانہ جواب کے ذریعہ جماعت کو ایک خطرناک فتنہ میں مبتلا ہونے اور ایک واضح اسلامی مسلک سے انحراف کرنے سے بچا لیا۔ اس میں کسی شخص کی پاسداری اور کسی شخص کی مخالفت کی نیت تلاش کرنا اسی قسم کی خطرناک بدظنی ہے جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ ان بعض الظن اثم۔ جب حضور کے عقیدہ کے مطابق خلیفہ خدا بناتا ہے اور کسی خلیفہ کی زندگی میں آئندہ خلیفہ کی بحث اٹھانا اور لوگوں میں اس کا چرچا کرنا اسلامی نظریات کے مطابق ایک ناجائز فعل ہے تو حضور کی طرف یہ کوشش منسوب کرنا کہ حضور نے نعوذ باللہ ہوشیاری کے رنگ میں ایک شخص کو آگے لانے اور بعض دوسرے لوگوں کو پیچھے ہٹانے کی سازش کی ہے ایک انتہائی قسم کی جسارت ہے جس کی کوئی سچا مومن جرأت نہیں کر سکتا۔ حضور کا جواب عین اسلامی تعلیم کے مطابق دونوں قسم کے معترضوں کے لئے مساویانہ رنگ رکھتا ہے۔ جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہم فلاں شخص کو خلیفہ نہیں بننے دیں گے ان کے لئے اسلام کا جواب اور قرآن کا جواب اور حدیث کا جواب یہی ہے کہ جب خلیفہ خدا بناتا ہے تو تم کون ہوتے ہو کہ کسی خلافت میں روک بن سکو؟ اور جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہم صرف فلاں شخص کو خلیفہ مانیں گے۔

ان کے لئے اسلام اور قرآن اور حدیث کا یہی جواب ہے کہ جب خلافت خدا کی مشیت کے ماتحت قائم ہوتی ہے تو تمہارے ہاتھ میں خلیفہ گری کے اختیارات کب سے آئے ہیں؟ مگر افسوس ہے کہ جن لوگوں کے دل میں بیماری ہے اور ان کے قلوب اسلامی حقائق سے خالی ہیں انہوں نے حضور کے ان حکیمانہ جوابوں کو ایک فریق کے حق میں پاسداری اور دوسرے لوگوں کے متعلق مخالفت کا رنگ دے کر حضور پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی ہے۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

ہاں ان دو قسم کے معترضین کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مساویانہ ارشاد کے باوجود نتیجہ کے لحاظ سے ایک فرق ضرور پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ جہاں اس شخص پر تردیدی اعلان کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ جس کے خلاف کوئی بات کہی گئی ہو۔ وہاں اس شخص پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے جس کے حق میں اس قسم کا ناجائز پروپیگنڈا کیا جائے۔ اور یہ ایک موٹی سی بات ہے۔ جس کی مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔

بالآخر ان دو اصولی اور بنیادی اعتراضوں کا جواب دینے کے بعد جن میں سے پہلے اعتراض کا جواب چند دن ہوئے الفضل میں شائع ہوا تھا۔ اور دوسرے اعتراض کا جواب اوپر دیا گیا ہے۔ میں ایک ضمنی اور نسبتاً محدود اعتراض کا جواب بھی دینا چاہتا ہوں یہ اعتراض بعض ان لوگوں کی طرف سے کیا گیا ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بیماری اور عمر کا بہانہ رکھ کر یہ ناپاک پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ موجودہ حالات میں حضور کو نعوذ باللہ خلافت سے معزول کرکے کوئی نیا خلیفہ چننا چاہیئے اور یا یہ اعتراض ان فتنہ پردازوں کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ جو حضور کی کسی اصلاحی یا تعزیری کارروائی پر بگڑ کر اپنی اصلاح کی بجائے حضور کو مسندِ خلافت سے (خاکش بدہن) معزول کرانے کے متمنی ہیں۔ اس اعتراض کا اصولی جواب تو وہی ہے جو اوپر کے اعتراض کی تردید میں لکھا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ جب اسلامی تعلیم کے مطابق خلیفہ خدا بناتا ہے تو پھر یہ سوال ایک سراسر احمقانہ سوال ہے کہ کیوں نہ موجودہ خلیفہ کو ان کی بیماری یا عمر کی بناء پر خلافت سے معزول کر دیا جائے؟ ایک عمارت تو خدا بنائے اور وہ خدا کے تصرف خاص سے کھڑی کی جائے مگر اسے مسمار کرنے کے لئے ایرے غیرے پہنچ جائیں!!

ایں خیال است و محال است و جنوں

علاوہ ازیں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے سامنے بعض فتنہ پردازوں نے یہی مطالبہ پیش کیا تھا اور حضور نے اس پر جو الفاظ ارشاد فرمائے وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ حضور نے فرمایا:-

"مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے۔ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔ اگر خدا تعالےٰ نے مجھے معزول کرنا ہو گا تو وہ مجھے موت دے دے گا۔ تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو تم معزولی کی طاقت نہیں رکھتے۔۔۔۔۔۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا ہے"

(الحکم ۲۱ جنوری ۱۹۱۴ء)

لیکن حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ پر ہی بس نہیں عزل کے مسئلہ کو خود ہم سب کے آقا اور سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) نے حل فرمایا ہے اور ایسا حل فرمایا ہے کہ کسی شک کرنے والے کے لئے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی حدیث میں آتا ہے کہ جب سرورِ کائنات حضرت خاتم النبیین صلعم نے خدا سے علم پاکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کی پیشگوئی فرمائی تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ:-

لعل اللہ یقمصک قمیصاً فان اراد المنافقون علی خلعہ فلا تخلعہ

(ترمذی و ابن ماجہ مخلوطاً)

"یعنی اے عثمان خدا تجھے ایک قمیص پہنائیگا۔ مگر منافق لوگ اسے اتارنا چاہیں گے لیکن تم اسے ہرگز نہ اتارنا"

اور جانتے ہو کہ یہ الفاظ کس خلیفہ کے متعلق فرمائے گئے؟ یہ اس خلیفہ کے فرمائے گئے جو اسی سال کی عمر میں خلیفہ بنا اور اسی سال کی عمر تک مسندِ خلا[illegible] رہ کر بد باطن منافقوں کے نا[illegible] شہید ہوا۔ مگر اس انتہ[illegible] کی عمر کے باوجود [illegible] مگر اپنے پیارے [illegible] آقا [illegible] کارِ [illegible] قمیص کے دامن [illegible] اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑا جو خدائے کلیم نے اس کے کندھوں پر ڈالی تھی بس اس وقت اس کے سوا کچھ نہیں کہوں گا۔

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

واقم اُثم

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ
۲۸ ستمبر ۱۹۵۶ء

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۱۹۔۲۰۔۲۱؍اکتوبر ۵۶ء کو ہوگا، زیادہ سے زیادہ خدام شریک ہوں

وقار عمل (تحریک جدید) پر لبیک

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ارشاد فرمودہ تحریک موسومہ "وقار عمل (تحریک جدید)" پر مخلصین نے جو اعلےٰ نمونہ دکھایا تھا۔ اس کا کسی قدر ذکر ایک گذشتہ اشاعت میں کیا جا چکا ہے اب اس قسط میں بعض مزید نیک شادوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کے اخلاص میں برکت دے۔ اور مزید دینی خدمات کی توفیق بخشے۔ اور دوسرے احباب جو ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکے۔ ان کے لئے یہ نیک نمونہ رہنمائی کا باعث ہو۔ آمین۔

(۱) مکرم محمد عبداللہ صاحب احمدی دوکاندار ظفروال ضلع سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں:۔

"کمترین لاہور سے سودا لایا کرتا ہے۔ راستے میں قلیوں وغیرہ کو مزدوری دینی پڑتی تھی اب کے پہلی دفعہ خود بوجھ اٹھا کر پانچ آنے بچا کر سیکرٹری صاحب مال کے پاس جمع کرا دئیے ہیں۔ امید ہے بفضل ایزدی آئندہ بھی اس کی توفیق پاؤں گا"

(۲) صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ربوہ تحریر فرماتی ہیں "حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہر عورت کچھ نہ کچھ اللہ کام کر کے اس کام سے جو رقم حاصل ہو وہ چندہ میں دے دے۔ ہم نے اس دفعہ مصلح موعود کے جلسہ پر کچھ دوکانوں کا انتظام کیا تھا اور ان میں جو نفع آیا وہ آپ کو بھجوا رہی ہوں۔ حضور کی خدمت میں پیش کر کے شامل ہونے والے صلقوں کی طرف سے دعا کے لئے عرض کر دیں" (ماٰثی کندہ) قائمقام وکیل المال تحریک جدید ربوہ

یہ انتخاب کس جماعت کا ہے؟

جماعت احمدیہ چک ۱۴۲ کے عہدہ داران کا انتخاب موصول ہوا ہے۔ جس کے پریذیڈنٹ چوہدری مختار احمد صاحب اور سیکرٹری چوہدری محمد امین صاحب منتخب ہوئے ہیں۔ لیکن اس میں نہ ضلع اور نہ ڈاکخانہ درج ہے جس سے معلوم ہو سکے کہ یہ جماعت کس ضلع میں ہے۔ پریذیڈنٹ صاحب چک ۱۴۲ اعلان کو دیکھتے ہی دفتر ناظر اعلےٰ کو اطلاع دیں ورنہ اس پر کوئی کارروائی نہ ہو سکے گی۔

ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

دعائے مغفرت

مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب کارکن وکالت مال ربوہ کی اہلیہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ مورخہ ۲۶ $\frac{9}{56}$ بروز بدھ بوقت ۷ بجے شام لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور میں وفات پا گئی تھیں۔ جنازہ اسی روز دو بجے رات ربوہ لایا گیا اور مورخہ ۲۷ $\frac{9}{56}$ بوقت ½ ۸ بجے انہیں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحومہ نے بارہ سال کی ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑی ہے۔ احباب کرام مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مقبول احمد ذبیح شاہد ربوہ

برکات خلافت کے موضوع پر لجنہ اماء اللہ کراچی کا اجلاس

لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام ۱۶ ستمبر کو احمدیہ ہال میں منعقد کیا گیا۔ جس میں دیگر تقریر فرما [illegible] مکرم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے نے "برکات خلافت" کے موضوع پر تقریر فرمائی [illegible] جس میں سورہ نور کی نہایت لطیف تفسیر بیان [illegible] عائلی زندگی کو پاکیزہ [illegible] نقشہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت کے پہلے اور بعد میں [illegible] دیں ہے۔ جیسے عائلی زندگی کی بنیاد ایک عہد پر رکھی جاتی ہے [illegible] کہ اس میں ایک ذرا سی بھی لغزش زندگی کو تباہ کر دیتی ہے ایسے ہی وہ عہد بھی جو ایک خلیفہ سے قوم باندھتی ہے پاکیزہ ہونا چاہئے۔

حبیبہ بیگم از دفتر لجنہ اماء اللہ کراچی

درخواستہائے دعا

(۱) میرے تمام بچے اور بیوی بوجہ بخار بیمار ہیں۔ اور میں خود بھی کئی دنوں سے بیمار ہوں احباب دعا سے صحت فرمائیں۔ محمد ابراہیم بلہڑکے ضلع شیخوپورہ

(۲) بندہ کا مقدمہ ان دنوں بہت نازک صورت اختیار کر گیا ہے جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں خاص طور پر عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(لطیف احمد منٹگمری)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودہا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودہا برائے لاہور	½ ۳	½ ۴	½ ۵	½ ۶	½ ۷	¾ ۸	۱۰	½ ۱۱	۱۳	½ ۱۴
از لاہور برائے سرگودہا	½ ۳	۵	½ ۷	۸	½ ۹	½ ۱۰	۱۲	½ ۱۳	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودہا	¾ ۵	½ ۱۰	½ ۱۵	نوٹ:۔ لاہور سرگودہا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودہا گوجرانوالہ کے درمیان سواچار گھنٹے کا سفر ہے						
از سرگودہا برائے گوجرانوالہ	¾ ۵	½ ۱۰	½ ۱۵							

جنرل منیجر